بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 09۔ ماہ تبوک 1396 ہجری شمسی بمطابق ستمبر 2017ء

قرآن کریم

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

(الزمر:54)

ترجمہ:۔تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللّٰہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الۡخَلۡقَ کَتَبَ فِی کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنۡدَہٗ فَوۡقَ الۡعَرۡشِ اِنَّ رَحۡمَتِیۡ غَلَبَتۡ غَضَبِیۡ“

”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی خاص اس کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

(صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ ”وھو الذی یبدء الخلق۔۔۔“ حدیث نمبر 3194)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الزمر آیت 54 کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”یعنی کہہ اے میرے غلامو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے کہ تم رحمت الٰہی سے ناامید مت ہو خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اب اس آیت میں بجائے **قل یا عباد اللہ** کے جس کے یہ معنے ہیں کہ کہہ اے خدا تعالیٰ کے بندو یہ فرمایا کہ **قل یا عبادی** یعنی کہہ اے میرے غلامو۔ اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے سو اللہ جل شانہ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں۔ سو اس نے **قل یا عبادی** کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال طاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی اطاعت میں محو ہو جاوے کہ گویا اس کا غلام ہے تب وہ گو کیسا ہی پہلے گناہ گار تھا بخشا جائے گا“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 190۔191)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اس زمانے میں بھی جب کہ ہر طرف دنیا میں اتنا زیادہ گند ہو چکا ہے ہمیں خاص طور پر احمدیوں کو اپنے اندر پاکیزگی کے بیج کی پرورش کے لئے بہت زیادہ کوشش اور استغفار کی ضرورت ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے اور دل صاف کرے اور اس طرح ہمیں اپنے دل کی زمین کو تیار کرنا ہوگا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے نیکی کے بیج کی پرورش کرنی ہوگی جس طرح ایک زمیندار جب اپنی فصل کے لئے بیج کھیت میں ڈالتا ہے تو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کے لئے وہ بعض دفعہ بیج ڈالنے سے پہلے ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جو جڑی بوٹیوں کو اگنے میں مدد دیتے ہیں، تا کہ جو بھی جڑی بوٹیاں ہیں وہ ظاہر ہو جائیں۔ اور جب وہ ظاہر ہو جائیں تو ان کو تلف کرنیکی کوشش کرتا ہے تو اسی طرح ہمیں بھی اپنے گناہوں کی جڑی بوٹیوں کے بیج کو بھی ظاہر کرنا پھر اس کو تلف کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے، اپنے گناہوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ تا کہ نیکی کا بیج صحیح طور پر نشوونما پا سکے۔۔۔ انسان کو بھی اپنے اندر نیکی کے بیج کو خالص ہو کر بڑھنے اور پنپنے کا ماحول میسر کرنے کیلئے استغفار کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اس کی پرورش کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تو جب اس طریق سے اپنے اندر نیکیوں کے بیج کو ہم پروان چڑھائیں گے اور پروان چڑھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھلے گا اور پھولے گا اور پھر بڑھے گا اور ہمارے تمام وجود پر نیکیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اور ہر برائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو جائے گی“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 321۔322)

قسط دوم

تربیت اولاد کے زریں اصول احادیث نبی ﷺ کی روشنی میں

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب ۔مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

آنحضور ﷺ نیا پھل آنے پرپہلے کم عمر بچوں کو عطاء فرماتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کسی پھل کا آغاز ہوتا تو لوگ پہلا پھل رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے تو رسول اللہ ﷺ اس پھل کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ دعا کرتے

"اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے لئے برکت دے ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت رکھ دے۔اور ہمارے ماپنے کے پیمانے صاع اور مد میں برکت رکھ دے۔اے اللہ ابراہیمؑ تیرے بندے اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا مانگی تھی۔اور میں تجھ سے مدینہ کے بارہ میں ویسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی انہوں نے مکہ کے لئے کی تھی۔راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے کھانے کو عطا فرماتے۔

(مسلم . کتاب الحج . باب فضل المدینة ودعاء النبیؐ فیها بالبرکة)

بچوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب

عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بچوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق کا پاس نہیں کرتا۔''

(الادب المفرد للبخاری باب رحمة الصغیر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا جی حضور۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا؟؟ اللہ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا ارحم الراحمین ہے۔''

(الادب المفرد للبخاری باب رحمة العیال)

بچوں سے شفقت کرنا بہت مستحسن ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔اونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی وہ صالح عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور اپنی ملکیت کے سلسلہ میں اپنے خاوندوں سے بہت رعایت کرنے والی ہوتی ہیں۔

(بخاری . کتاب النکاح .باب الی من ینکح و ای النساء خیر)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے نواسے) حضرت حسن بن علیؓ کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته)

دوسروں کے بچوں کو پیارے ناموں سے بلانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ''یا بنی ''یعنی اے میرے بچے کہہ کر مخاطب کیا۔

(صحیح مسلم . کتاب الادب . باب جواز قوله لغیر ابنه یا بنی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:"یاذا الاذنین "یعنی اے دو کانوں والے۔

(شمائل الترمذی' باب ماجاء فی صفة مزاح رسول الله ﷺ)

آنحضرت ﷺ کی بچوں سے شفقت کے چند نرالے انداز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں اس طرح گھل مل جایا کرتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کو کہتے اے ابوعمیر "نغیر" (ممولہ) نے کیا کیا۔

☆ "نغیر" چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ جو سفید اور سیاہ ہوتا ہے۔ابوعمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پال رکھا تھا وہ مر گیا آنحضرتؐ نے ازراہ ہمدردی فرمایا۔

(صحیح بخاری . کتاب الادب . باب الانبساط الی الناس)

حضرت خالدؓ بن سعید کی بیٹی ام خالد روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے والد کے ساتھ زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے گئی۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''سنہ سنہ واہ! واہ کیا کہنے (سنہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی حسنہ کے ہیں۔) یعنی یہ کپڑے تمہیں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

راویہ کہتی ہیں کہ میں آگے بڑھی اور خاتم نبوت سے کھیلنے لگی۔اس پر میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اسے کھیلنے دو۔پھر رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ان کپڑوں کو خوب پہن کر پرانے کر کے پھاڑنا۔

(بخاری' کتاب الادب' باب من ترک صبیة غیره حتی تلعب به او قبلها او مازحها)

اپنی اولاد کے لختِ جگروں سے محبت کے دلنشین انداز

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا وابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھتے تھے جب آپ قیام فرماتے اسے اٹھا لیتے اور جب آپ سجدہ میں جاتے اسے بٹھا دیتے۔

(مسلم . کتاب المساجد ومواضع الصلوة . باب جواز حمل الصبیان فی الصلوة)

معاویہ بن ابی مزرد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میرے ان کانوں نے سنا اور ان آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو ان کی ہتھیلیوں سے پکڑا' ان کے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدموں پر تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے''اوپر چڑھو'' راوی کہتا ہے اس پر اس بچے نے اوپر کو چڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک پر رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " افتح فاک " اپنا منہ کھولو اس نے منہ کھول لیا تو آپ نے اسے بوسہ دیا پھر یہ دعا کی "اللھم احبه فانی احبه " اے اللہ! اسے اپنا پیار ا بنا لے کیونکہ مجھے یہ بڑا محبوب ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب الانبساط الی الناس)

عبداللہ بن شداد اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء ظہر یا عصر پڑھانے کے لئے آئے تو آپ اپنے بچوں حسن یا حسین میں سے کسی کو اٹھائے ہوئے تھے۔رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو بچے کو اپنے دائیں پاؤں کے پاس بٹھا دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور اس کو لمبا کر دیا۔میرے والد کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ تو سجدہ میں ہیں اور بچہ آپ کی پیٹھ پر سوار ہے۔پھر میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو لوگوں نے دریافت کیا' یا رسول اللہ! آپ نے اپنی اس نماز میں ایسا (لمبا) سجدہ کیا ہے جو عموماً آپ نہیں کرتے۔کیا کسی امر کا آپ کو حکم دیا گیا یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں نہ تھیں بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا اور میں نے ناپسند کیا کہ اس کی خوشی پوری کرنے سے پہلے میں جلدی سے سجدہ سے اٹھ جاؤں۔

(المستدرک للحاکم' کتاب معرفة الصحابة رکوب الحسن والحسین علی عاتقیهؓ)

بقیہ صفحہ نمبر 4

تبلیغی رپورٹ ۔ عربیک ڈیسک

جماعت احمدیہ جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ انچارج عربیک ڈیسک جرمنی تحریر فرماتے ہیں:

☆ مورخہ 16 جولائی 2016 بروز اتوار جامعہ احمدیہ مسجد عزیز Riedstadt میں ایک تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں زیادہ تر زیر تبلیغ عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ تقریباً 40 سے زائد مرد وخواتین اور بچے شامل ہوئے۔ میٹنگ تقریباً دو گھنٹے جاری رہی جس میں جماعت کا بھرپور اندازہ میں تعارف کروانے کا موقع ملا۔ بعد میں سوالات وجوابات بھی ہوئے۔ مہمانوں نے جماعت کے متعلق کافی سوالات کئے۔ جن کا تفصیلی جواب دینے کی کوشش کی۔ میٹنگ کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔ کھانے کے موقع پر انفرادی طور پر بھی تبلیغ کا موقع ملا۔ جس میں چند عرب احمدی دوستوں نے بھی ساتھ دیا۔ اس موقع پر محض خدا تعالی کے فضل سے ایک فیملی سمیت سات افراد نے بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

☆ مورخہ 22 جولائی بروز ہفتہ خاکسار مکرم محمد الکیال اور مکرم سرفراز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کو Bochum میں عرب نومبائعین کی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جس میں نو (9) نومبائعین شامل ہوئے۔ میٹنگ میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز جلسہ سالانہ جرمنی پر حاضر ہونے کی ترغیب دلائی۔ تین عرب مہمان بھی شامل ہوئے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا اور انہیں جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت بھی دی۔ ان میں سے دو مہمان جماعتی عقائد سن کر کافی متاثر ہوئے اور جلسہ پر آنے کا وعدہ بھی کیا۔ میٹنگ کے بعد سو کلومیٹر دور ایک عرب احمدی کے ذریعے ایک فیملی سے ملنے ان کے گھر گئے۔ جو کہ اسلامی تعلیم سے کافی دور ہو چکی ہے۔ کافی دیر تک ان سے بات ہوتی رہی بہت اچھے اخلاق سے پیش آئے۔ اسلام اور قرآن کے متعلق کافی دیر تک مختلف سوالات کرتے رہے۔ اور ان کے جوابات پا کر مطمئن بھی نظر آئے۔ مگر ان کے ابھی کافی سوالات تھے۔ جو وقت کی کمی کی وجہ سے ہمیں معذرت کرنی پڑی۔ مگر انہوں نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا اللہ تعالی ان کو حقیقی اسلام پہچاننے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆ ایک سیرین احمدی مکرم ڈاکٹر رجب صفوان صاحب حال مقیم جرمنی گذشتہ سال مکرم ہانی طاہر صاحب کے واقعہ کی وجہ سے جماعت سے دور ہو گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے جلسہ پر بھی نہیں آئے۔ بعد میں ان سے رابطہ کی کوشش کی گئی مگر انہوں نے تمام روابط جماعت سے اور خاکسار سے ختم کر دیئے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ خاکسار ان کے علاقہ میں آیا ہے اور نومبائعین کی میٹنگ ہو رہی ہے تو انہوں نے ملنے کی خواہش کی۔ جس پر میٹنگ کے بعد ہم ان کے گھر گئے۔ بہت شرمندہ سے لگ رہے تھے۔ جلسہ کے متعلق پوچھنے لگے اور کہنے لگے کہ میں نے انشاء اللہ امسال جلسہ پر آنا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں ثبات قدم عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مقام کو پہچاننے والے ہوں۔ آمین۔

☆ مورخہ 23 جولائی بروز اتوار Breman میں تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جس میں تقریباً 12 عرب مہمان شامل ہوئے۔ ان میں سے اکثر کا جماعت سے پہلی مرتبہ تعارف ہوا۔ جماعتی عقائد سن کر بعض کافی پرجوش نظر آئے اور سوالات کرتے رہے اور آئندہ بھی جماعت کے متعلق مزید تحقیق کا وعدہ کیا۔ جماعتی کتب بھی ساتھ لے گئے۔ ان میں سے ایک فیملی گذشتہ چھ ماہ سے زیر تبلیغ ہے۔ اللہ تعالی کے فضل سے جماعت کے کافی قریب آ چکی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

☆ دوران ماہ آٹھ 8 تبلیغی میٹنگز میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جن میں 70 سے زائد عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ تقریباً 37 سے پہلی دفعہ تبلیغی رابطہ ہوا اور محض خدا تعالی کے فضل سے آٹھ بیعتیں بھی ہوئیں۔ 20 عرب نومبائعین سے ملنے کا موقع ملا۔ 80 سے زائد سے بذریعہ فون رابطہ ہوا۔ 15 عربوں کی ٹرانسلیشن، ٹرانسپورٹیشن اور مختلف معاملات میں مدد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2017

☆ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ پر 200 سے زائد غیر از جماعت عرب مہمانان کرام نے شرکت فرمائی۔ نومبائعین کی بھی اکثریت شامل ہوئی۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقع پر 8 عرب بیعتیں ہوئیں۔

اکثر مہمانوں نے جلسہ سالانہ اور جماعت کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض نے جلسہ کے متعلق تجاویز بھی دی ہیں۔ اور چند ایک نے جماعت کے متعلق منفی خیالات کا اظہار بھی کیا ہے۔

☆ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عرب احمدیوں اور مہمانان کا ایک پروگرام بھی ہوا۔ اس پر تمام احمدی اور غیر احمدی مہمان بھی خوشی سے پُھولے نہیں سماتے تھے۔ اکثر کا یہ کہنا تھا کہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا عربوں کے ساتھ یہ پروگرام جلسہ میں ہمارے لیے سب سے زیادہ خوش کن لمحات میں سے ہے۔ بعض کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو رواں تھے۔

☆ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک غیر احمدی عرب دوست کو انٹرنیٹ پر جلسہ کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ 300 کلومیٹر سے زائد سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے اور اپنے کام کا حرج کر کے جلسہ کے تینوں دن وہیں رہے۔ جلسہ کے تمام پروگرامز میں شریک ہوئے۔ وہ بہت خوش تھے اور کہتے تھے کہ میں صحیح جگہ پہنچا ہوں اور میرا وقت اور پیسے ضائع نہیں ہوئے۔

☆ اس جلسہ کی ایک خاص بات عرب احمدی نوجوانوں کی جلسہ میں بھرپور خدمت تھی۔ تمام مہمانان کو جلسہ کا تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کرتے ہوئے بھی نظر آئے، جس کا بَرملا اظہار مہمانوں نے بھی کیا۔ اسی طرح انتظامی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں ایمان وایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ (آمین)

تاثرات

1۔ اس جلسہ میں ایک 13 سال کے بچے نے اپنی والدہ، بھائی، خالہ اور اپنی والدہ کی ایک دوست کے ساتھ شرکت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ:

میں جلسہ پر اکیلا جانا چاہتا تھا، لیکن میری والدہ نے میری کم عمری کی وجہ سے مجھے اکیلا بھیجنے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ وہ جلسہ اور جماعت کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔ پھر ہمارے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک عرب احمدی نے رابطہ کیا اور میری والدہ سے بات کی اور ان کو اطمینان دلایا اور جلسہ اور جماعت کے متعلق بتایا۔

میں نے جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اخلاق، سچائی، احمدیوں کی وحدت، ۔۔۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں دیکھی اور میں نے عربوں کے اجتماع میں احمدیوں کی اپنے امام سے محبت ملاحظہ کی اور جب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ احمدیوں کے سامنے سے گزرتے تھے تو بعض خوشی کی وجہ سے رونا شروع ہو جاتے تھے۔ ان کی اپنے امام سے اِس محبت کا نظارہ میں نے دیکھا۔

ان کی والدہ کہتی ہیں:

انشاء اللہ یقیناً میں اگلے سال بھی آؤں گی۔ ہماری خدمت بہت اچھے انداز سے کی گئی۔ بعض اوقات جب شادیوں یا پارٹیوں میں جن میں صرف چند سو لوگ شامل ہوتے ہیں تو وہاں کے باتھ رومز اور پارٹیوں کی جگہ انتہائی گندی ہوتی ہے لیکن جلسہ میں اس قدر لوگوں کی تعداد کے باوجود ہم نے ہر چیز باتھ رومز، کھانے کی ٹیبلز، یہاں تک کہ صحن مستقل صاف پایا۔

جہاں تک احمدی مردوں اور احمدی خواتین کی بات ہے میں نے ان میں سچائی اور انسانیت پائی۔ خصوصاً اس جنگ کے بعد جس میں ہم اپنے ملک میں رہ رہے تھے اِس جنگ نے ہمیں یہ سکھا دیا ہے کہ اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمارے گھروں سے روانہ ہونے سے لے کر واپس پہنچنے تک ہمارا بہت خیال رکھا۔

2۔ ایک سیرین دوست مکرم اکرم الدومانی صاحب بیان کرتے ہیں:

مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف تقریباً ایک ماہ قبل احمدیوں کی ایک تبلیغی میٹنگ میں ایک دوست کے

Vol. 22 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 09
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

ذریعے سے ہوا۔ وہاں میں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے متعلق سنا۔ پھر میں اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ پر آ گیا۔ لوگ بہت اچھے اور مہمان نواز تھے۔ جماعتی عقائد کے متعلق بہت محبت اور شفقت سے بات چیت کرتے تھے۔ ایک چیز جسے میں جلسے میں معجزہ خیال کرتا ہوں، وہ یہ کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ لیکن یہاں میں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز میں بھی بات کرتے ہوئے مشاہدہ نہیں کیا۔

ایک اور بات بھی جسے میں معجزہ ہی سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ احمدی مہمان عورتوں کی طرف اخوّت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی مجھے کہا کہ میں نے کسی کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے نہیں پایا۔

جب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ عربوں سے ملے تو میں چاہتا تھا کہ میں اُن سے شام میں پانچ سالوں سے لاپتہ اپنے بھائی کے متعلق دعا کی درخواست کروں۔ کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ایک صالح انسان ہیں اور اُن کی دعا اللہ کے حضور قبول ہوتی ہے۔

3۔ایک شامی خاتون رھاف الیوسف بیان کرتی ہیں کہ:

جلسہ بہت اچھا تھا۔ میں نے فیس بک پر جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ پھر میں نے جلسہ پر آنے کا ارادہ کیا تا کہ میں جماعت کے بارہ میں مزید جان سکوں۔ میں نے خطابات سنے اور بعض سوالات بھی پوچھے جن میں سے بعض جوابات حقیقت پر مبنی تھے۔ اور بعض کے متعلق مجھے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ آپ لوگ حقیقت میں بہت سچے ہیں اور آپ کے پاس ہی حقیقی تقویٰ اور ایمان ہے۔ میں نے آپ لوگوں میں محبت اور امن پایا۔ اور ہمیں یہاں بہت محبت اور احترام ملا۔

4۔مکرم نورالدین الجمعہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے کچھ عرصہ پہلے جامعہ احمدیہ جرمنی میں عربوں کی ایک میٹنگ کے بعد بیعت کی۔ میرا یہ پہلا جلسہ تھا۔ میں اتنی بڑی تعداد کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ اس چیز نے مجھے اندر سے بدل کر رکھ دیا۔ میرے لئے بہت خوش کن سرپرائز اس وقت ہوا جب مجھے علم ہوا کہ بیعت کے وقت میں سب سے آگے بیٹھوں گا اور مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میرا ہاتھ امیر المؤمنین کے ہاتھ مبارک میں ہوگا۔ جب امیر المؤمنین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود لوگوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے تو میں کانپنے لگ گیا اور خوف محسوس کرنے لگا۔ لیکن جب امیر المؤمنین وہاں پہنچ گئے تو میرا خوف جاتا رہا۔۔۔ جلسہ کے اختتام پر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ زندگی میں میں نے پہلی مرتبہ حقیقی اسلام دیکھا اور نماز کی پابندی پہلے سے زیادہ کرنے لگا ہوں اور اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی پاتا ہوں۔

5۔ایک سیرین نومبائع نوجوان ابراہیم الخلف بیان کرتے ہیں:

جلسہ میں ہر چیز ہی پیاری تھی۔ گویا ہم کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ جب امیر المؤمنین عربوں سے ملے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے امیر المؤمنین کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لینے کا موقعہ دیا۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ جلسہ کے بعد امیر المؤمنین نے نومبائعین سے ملاقات کی اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ میرے لئے اس وقت سب سے اہم چیز یہ تھی کہ میں امیر المؤمنین کے ساتھ ہوں۔ صرف ایک چیز جس کا جلسہ کے دوران مجھے بہت غم تھا، وہ یہ کہ میری بیوی میرے ساتھ نہیں تھی وہ بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتی۔ اس کی بھی جلسہ پر آنے کی شدید خواہش تھی مگر حاملہ ہونے کی وجہ سے سفر کرنا مشکل تھا۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں۔ ہم نے تین دن مسلسل جماعتِ احمدیہ کے روحانی دسترخوان سے روحانی کھانا کھایا۔ الحمدللہ۔

6۔ایک اور سیرین دوست محمد العلی بیان کرتے ہیں:

میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس سال جلسہ کے انتظامات زیادہ منظّم تھے۔ مبلغین اور کام کرنے والے پہلے سے زیادہ چست نظر آئے، یہاں تک کہ صبح ہوٹل سے لے کر جلسہ گاہ تک اور شام کو جلسہ گاہ سے ہوٹل جانے تک احمدی بس میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ اور جماعت کے عقائد بیان کرتے رہے۔

امسال سب سے خوبصورت اور منفرد چیز خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی عرب احمدیوں اور مہمانوں سے ملاقات تھی۔ میں تمام منتظمین اور خدمت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس جلسہ کی کامیابی اور مہمانوں کی خدمت میں مستغرق نظر آئے۔

7۔مکرم اسامہ ابومحمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ:

جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی۔ اور امن کے لئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائی گئیں۔ اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود ان کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اُن کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بقیہ صفحہ نمبر 2

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنے ایک زانو پر بٹھا لیتے اور دوسرے پر حسن کو۔ پھر ہم دونوں کو اپنے سینے سے چمٹا لیتے اور فرماتے " **اللھم ارحمھما فانی ارحمھما** " اے اللہ ان دونوں پر رحم فرمانا۔ میں ان دونوں سے شفقت رکھتا ہوں۔

(بخاری ‘کتاب الادب ‘باب وضع الصبی علی الفخذ)

خدا کی عنایات سے بیزار احباب کے لیے جائے تأسف!

سہیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ نہ بات کرے گا نہ ان کو پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔

آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور ان سے بے رغبتی رکھتا ہو اور ایسا شخص جو اپنی اولاد سے بیزار ہو۔ اور ایسا شخص جسے اس کی قوم نے نوازا تو اس نے ان کی نوازشات کی ناقدری کی اور ان سے بیزاری کا اظہار کیا۔

(مسند احمد بن حنبل ‘مسند المکیین حدیث معاذ بن انسؓ)

کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے پیارے

اچھل چکا ہے بہت نام لات و عزیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اچھال دے پیارے

حیات بخش وہ جس پر فنا نہ آئے کبھی
نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے

بجھا دے آگ مرے دل کی آب رحمت سے
مصائب اور مکارہ کو ٹال دے پیارے